رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



# نوجوانو

اودھ کے خوش بخت جوں بستی گروہ

بحران… غلام… [illegible]

کہ دل کی دھڑکن کے مریضو… آپ کو اشتہاری طبیبوں نے دھوکا دیا ہو… علاج کر کے تھک کر عاجز ہو گئے ہوں تو ایسے آڑے وقت میں ہم آپ کے لئے رسالہ قوت باہ عظمتی پیش کرتے ہیں جس میں مشرق و مغرب کے جدید و قدیم حکیموں، ویدوں، طبیبوں وغیرہ کے اُن تمام معلومات مشاہدات و تجربات کا نچوڑ دل مکمل طور پر جمع کیا گیا ہے جو عورت و مرد کے معاملات سے تعلق رکھتی ہیں۔ رسالہ میں قواعد مجامعت ممنوعات مجامعت، ملذذات، امساک، اولاد نرینہ، … اور بصورت بچے پیدا کرنے کی تدابیر، فلسفہ عشق، فلسفہ ازدواج، انتخاب بیوی، … اور صحبت کے طریقوں وغیرہ وغیرہ کی اعلیٰ ترین تعلیم دی گئی ہے اور اعضائے مردانہ کا مفصل اور مکمل بیان … دفع کرنے کے لئے … مجرب نسخے … لاثانی … [illegible] ملک کے موجودہ اطبا کو پچاسوں روپیہ دینے پر بھی وہ اپنے سربستہ نسخے نہیں بتاتے بمصنف صاحب نے بڑی کوشش اور ہزارہا روپیہ خرچ کر کے ایسے نسخے حاصل کئے ہیں۔ … عام درج کیا گیا ہے۔ اب بھی اگر منگا کر اپنے دل کی حسرت کو نہ پورا کیجئے تو آپ کی قسمت۔ اس کتاب کے نسخوں کو غلط اور غیر مفید ثابت کرنے والے کو کیسہ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول۔

ملنے کا پتہ: منیجر عظمت بکڈپو لکھنؤ

---

## معزز خریدار اور دوشیزہ

معزز خریدار۔ کیوں صاحب یہ … [illegible] … سے ہی اچھے ہوتی ہیں؟

ب۔ یہ تنباکو کی گولیاں ہیں … کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔

ب۔ یہ نہایت … [illegible]

م۔ … [illegible]

خ۔ … یہ تو نہایت ہی خوشبودار ہیں … [illegible] … نصیب کی ہے۔

م۔ … [illegible] … تیار ہوتی ہیں۔

خ۔ … [illegible]

م۔ … [illegible] … استعمال کرتے ہیں … [illegible]

خ۔ … [illegible] … کی مدد کس قسم کی ہیں۔

م۔ … [illegible]

خ۔ … گولیوں کو دیکھتے نہایت ہی ارزاں ہیں … [illegible]

م۔ مسز ارتضیٰ خان تاجر تنباکو لکھنؤ

تار کا پتہ … لکھنؤ

---

# شرطیہ علاج اور دوا مفت

افسوس ہے جھوٹے اشتہار بازوں کی حرکت … کوئی چیز نہیں … [illegible] … بیان کر کے … [illegible] … میں نے … [illegible] … کہ بیشک یہ … [illegible] … ڈاکٹروں … [illegible] … کی اصلی نسخے … [illegible] … لیکن … [illegible] … کا مشہور و معروف اکسیر شباب … [illegible]

**شباب** … [illegible] … شباب … شرطیہ علاج ہے … [illegible] … پیدا کر دیتے جاتے ہیں … [illegible] … نقصان کا بدل ہو جاتا ہے … [illegible] … دل، دماغ … [illegible] … ایک روپیہ … [illegible] … [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر … شفا میڈیکل ہال لکھنؤ

---

# قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

# چھپو!

یہ پُر از ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور ناول علحدہ بھی مرتب کئے گئے ہیں ابتداء سے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہوگا لیکن جو حضرات نئے خریدار ہیں اودھ پنچ قصہ کی ابتداء سے نا واقف ہوں گے یہ مرتب ناول آپ کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸ر

المشتہر

منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۸

# مضامین غیب

مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۲۶ء

## جنت کی اسٹاک بک میں ہندوستان کی طرف سے جنت افزا اضافہ

مولانا شیخ علیک سلیک جلد کو قت لاؤ ٹیر ورنہ پھر کبھی۔

آگے اتھوں مجون ظرافت جو مزیدار ہونے میں حج ارش کو مقابلے کی ریس میں شرماتے چھوڑ کر بہ وقت عدم سے وجود میں آئی ہے فوراً ملاحظہ ہو۔

کیمیاوی ترکیب سے علیحدہ کیے ہوئے اجزا پیش کیے جاتے ہیں۔

پہلا جزو۔ اس انیمی کو مژدہ جس نے یہ سن کر کہ حقہ گرم کرنے کے لیے جنت میں آگ نہیں ملے گی نہایت ہی حسرت کے لہجے میں چلمکر گھٹنوں پر سر ٹیک دیا تھا کہ جب تو یاروں کا جانا تباہ ہی ہے اس سے کیسے کہ جنت میں جائے جس وقت خواجہ حسن نظامی کے بچے خدا انھیں رہتی دنیا تک زندہ رکھے (آمین) اپنی عمر طبعی سے بہت مدت کے بعد جنت میں شب برات کے موقع پر فرشتوں سے انار، پھلجھڑی، مہتابیں اور پٹاخے منگوا کر دنیا کی آتش بازی کے بدلے جسکو امسال سے آئندہ تک کے لیے ترک کر دیا ہے) چھوڑینگے تو آگ ضرور موجود کی جائے گی بس پھر کیا ہے فہو المراد۔

دوسرا جزو۔ ان آتشبازوں کو خوشخبری جو دنیا میں اپنا پیشہ ترک کر کے نقصان اٹھائیں گے۔ کیونکہ انھیں دنیا کے بدلے جنت میں آتشبازی تیار کرنے کے لیے بغیر لائسنس کے دوکانیں کھولنے کا موقع ملیگا۔ اور دنیا میں تو ایک ہی شہر کے لوگ خریدار ہوتے ہیں جنت میں قیامت تک کے سب حشر جمع ہو جائینگے اور عجب نہیں کہ حور و غلمان بھی اس اضافے سے مستفیض ہو کر خواجہ صاحب کی سعی جاں افروز کی بدولت اس تفریح میں شریک ہوں اور آتشبازی کی اتنی مانگ ہو کہ جسکا حساب اگر دنیا میں لگایا جائے تو قیامت تک فرصت نہ ملے۔

تیسرا جزو۔ ان آتشبازوں کو تسلی جو کہتے ہیں دنیا میں کیا کھائیں۔ بقول شخصے ایک در بند ہزار در کھلے دنیا میں لاکھوں پیشے ہیں کیا سب پیشہ ور آتشبازی بناتے ہیں اور یہ بھی نہیں تو خواجہ صاحب کے مرید ہو کر مرید کرنے کی اجازت حاصل کریں اور وقت بے وقت کے لیے یہ دھمکی اپنی انٹی میں رکھیں کہ جب ضرورت پڑے اعلان کریں۔

وسل اور دق کی مہلک بیماریاں جو تم نے آتشبازی کا پیشہ ترک کر کے عدم آباد کو پارسل کر دی تھیں اسکی منتظر ہیں کہ ہم آتشبازی بنائیں لہذا ہر شخص اپنی کمائی کی چہارم ہماری خدمت میں پیش کرے ورنہ ہم پہلے سے زیادہ آتشبازی بنائینگے اور کوئی نہ خریدیگا تو خود چھوڑینگے مطلب تو اس سے ہے جسپر یہ بیماریاں عاشق ہیں یہ اعلان ہوا نہیں اور چاندی برسی نہیں۔

چوتھا جزو۔ یہ دعا مانگنے والے خوش ہو جائیں کہ انشاء اللہ پچپن کروڑ کی تہائی کیونکہ اب اتنی رقم ہر انیسویں سال ہندوستان میں آتشبازی کے مصارف سے بچ کر خواہ مخواہ جمع ہوتی رہے گی اور پھر یقیناً ایک وقت ایسا آئے گا کہ شدہ شدہ رفتہ رفتہ کبھی نہ کبھی ہر ہندوستانی کے حصے میں بچتے بچتے بھی ہوئی اتنی رقم کم سے کم موجود ہو۔

پانچواں جزو۔ وہ زراعت پیشہ خوشی سے اچھل پڑیں جو زمین کی شوریت بڑھانے کے لیے پرانی دیواروں کی...... اور پشتے مہاذ پر پھکار ری ۔۔۔ کرتے تھے کیونکہ اب شورا نہیں بنے گا یا بہت ہی کم اور بہت نام بنے گا لہذا لونی لوٹ پھیر کر زمین کی زمین ہی میں رہے گی اور خود پھیلے گی۔

ان اشتہاری ڈاکٹروں بیدوں و فروشوں سے ہمدردی جو دق اور سل کی مجرب دواؤں اور شرطیہ علاج سے رقمیں وصول کرتے تھے کیونکہ اب یہ بیماری آتشبازی کے ساتھ خود بخود مضمون ہستی سے اٹھ جائیں گی۔

### مکاندارانِ امراض کو بیماری کی خدمت میں اظہار افسوس

ہائے ہائے اب نہ سل رہی نہ دق اور جب مرض ہی نہیں تو مریض نہ دارد اور جب مریض نہ دارد تو علاج کی ضرورت بھی نہ دارد شفاخانہ اور کرایہ کے مکان بھی قطعی بیکار لہذا آپ لوگ ع

اور گھر تاکیے کوئی اور دھندا دیکھیے

مگر ہر قسم کے افسوس سے زیادہ قابل رحم یہ افسوس ہے کہ اگر اس تبلیغ سے آتشبازی بند ہو گئی تو آئندہ نسلوں کو ترک آتشبازی کے ثواب میں جنت کی آتشبازی نصیب نہ ہو سکے گی اور سب کے سب شب براءت کے موقع پر خواجہ حسن نظامی کے بچوں کا اور انکے ساتھیوں کا منہ دیکھ دیکھ کے رہ جائیں گے۔

کاش یہ سلسلۂ بیعت وہاں بھی قائم و برقرار رہے تاکہ لوگ انکے مرید ہو کر اس نعمت میں شریک ہو سکیں۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

## نیا دعویٰ اور نیا ثبوت

دعویٰ۔ زکام کی تحریک نئی روشنی میں ہوئی ہے اس سے پہلے نہ تھی یا اگر تھی تو نہ ہونے کے برابر۔

ثبوت۔ اسلیے کہ پہلے کے لوگ کھانے پینے کی چیزوں سے آلودہ ہونے کی حفاظت مونچھیں کم رکھنے سے کرتے تھے اور انھیں زکام کی شدت نے یہ نہیں سمجھا یا تھا کہ ناک کے سامنے مونچھوں کا نہ ہونا خطرناک ہے زکام کی ریزش ناک کے راستے ہی منہ میں داخل ہو جائے گی۔ اور اب لوگ سمجھ رہے ہیں۔ اسلیے صرف نتھنوں کے لحاظ مخصوص پر مونچھوں کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ بڑے مفہوم کی لپیٹ پر اچھے لفظوں کا سر پوش فلاں صاحبزادے اسقدر مشر بر ہیں کہ ذکر آنکی پیدائش کے انتظام سے قبل والدین کو ان کی شرارت کا اندازہ ہوتا۔ تو شادی کی اس غرض کو فوت کر دیتے آپ کو یقین کرنا پڑے گا

مجھے اس کا افسوس نہیں کہ میں بڑا آدمی کیوں نہوا۔ مجھے ملال نہیں کہ میں ایک ڈگری یافتہ سند یافتہ جنٹلمین کیوں نہیں۔ مجھے اسکی پروا نہیں کہ شاعر ہونے کی حیثیت سے میں جیسا شعر کہتا ہوں آجکل اُسکی قدر نہیں ہوتی اور میں نے حالی۔ اکبر۔ یا اقبال کا رنگ کیوں نہیں اختیار کیا البتہ مجھے اس بات کا بے انتہا قلق اور بے حد صدمہ ہے کہ لوگ پردے کی تائید میں اور نئی روشنی کی تعلیم نسواں کے خلاف جان کیوں لڑاتے ہیں۔ ہائے کیا ہو گیا ہو۔ مولویوں کو شرعی اور مذہبی پروپیگنڈا سے فرصت نہیں جو دعا کریں۔ لیڈروں کو ناکامی کی خفت یا کامیابی کی نئی مہم میں سوچنے سے مہلت نہیں جو مشورہ دیں۔ ورنہ پردہ اُٹھنے اور نئی تعلیم پھیلنے کی دیر ہے پھر آپ دیکھیں گے کہ بے پردہ سیر کرنے والی تعلیم یافتہ دیویاں کے پڑھے لکھے فقرے اور سند یافتہ عشوے اپنی ٹھوکر سے ہندوستان کو عشقیہ شاعری کا مینا بازار بنا دینگے۔ اور یہ جنٹلمین سوڈا پی پی کر دعائیں مانگیں گے کہ اللہ کرے کسی طرح ایسا جلا بھنا اور چلبلا شعر کہنا آجائے کہ سماعت چلتی پھرتی خانم میرے شعر کے ساتھ مجھے بھی پسند کرلیں۔ کیونکہ یہ کوششیں عشق بازی کی وہ بے پناہ سامان ہیں جن سے متاثر ہو کر سیدھی بات بھی عاشقانہ شعر بن کر نکلے گی۔ فقط والسلام

راقم سبت دنوں کے بچھڑے محمد رستم بدایونی

---

# خواجہ حسن نظامی صاحب
## کی
### فلسفیانہ جدت سے عاجزانہ درخواست

جناب غور فرمائیے تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ آتشبازی کے دھوئیں کی طرح وہ دھواں بھی حضرت ہے جو روشنی کے سرچشمہ کے گرد ہوا میں قلابازیاں کھاتا ہے۔ اس لیے مجالس اموات میں روشنی ایک دم موقوف ہوئی چاہیے اور تمام مردم آفتاب عالمتاب کی روشنی میں انجام دی جائیں۔ اس اصلاح سے لاکھوں روپیہ جو تیل میں صرف ہوتا ہے یا گیس اور بجلی کی نذر ہوتا ہے اور کروڑوں روپیہ جو شیشہ آلات کی بھینٹ چڑھتے ہیں قیامت تک کے لیے بچ جائے گا اور دنیا برباد ہو جائیں گی جنکی تفصیل آپ اپنی تحقیقات جدیدہ کی مدد سے خود تو سمجھ ہی گئے ہونگے دوسروں کو بھی سمجھا سکتے ہیں۔ امید ہے کہ جناب یہ ترمیم یا اصلاح اپنے ہی گھر سے شروع کرینگے اور یہ ثابت ہونے دیجئے کہ جناب کی نظر کسی محدود اثر کے تابع ہے۔

راقم آتشبازوں کا وکیل خنجر اللہ کا بھیال محمد رستم۔ از بدایوں

## اُردو زبان حال سے کیا کہتی ہے؟

وہ کہتی ہے کہ میں عربی ترکیبوں کی جدت اور عربی الفاظ کی بلاغت انگیز شدت سے اتنا نہیں گھبراتی جتنا ان کی بھرمار سے مثلاً۔ سنائیات۔ شذرات۔ جرعات۔ ارشادات۔ نکاہات۔ الہامات۔ مشاہدات۔ ادبیات۔ مخترعات۔ شہابیات وغیرہ وغیرہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دماغی اور خرافات نے ان دونوں حرفوں کی سدابہت کا استور لوٹ لے جانے کی اجازت دے دی ہے۔ اور وہ کہتی ہے کہ عربی کے بڑے بڑے لفظ اور عجیب عجیب ترکیبیں کتنی ہی قیمتی سہی مگر میں ان کی قیمت کو دیکھوں کہ اپنے دامن کی خیر مناؤں جیسے ہیروں کی جگہ خواہ جواہر ہی کیوں بھرے جارہے ہوں مگر پھر بھی پتھر ہیں اور اُن کا بوجھ میرے دامن کی وہ حالت نہ کردے جو تنکا کو کے پتوں کی اودوں سے ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہتی ہے کہ اگر خاطرین نے میری نسبت عام اور عام فہم ملکی زبان ہونے کے خلاف اس حیثیت سے مجھے پیش کر دیا اور میرا امتحان کسی معمولی بچے کے معمولی قابلیت والوں کے سامنے پیش کر دی گئی تو وہ کہیں یہ نہ کہدیں کہ ہم تو کچھ نہ سمجھے۔ اور میری طرفداری کا دم بھرنے والے ہندی کے ہاتھوں سے دھکے کھاتے دھکار دیتا سا منہ لے کر رہ جائیں اور میں انکی قابلیت کو جمع کرتی ہوئی ہندوستان سے رو ٹھی چلی جاؤں۔

## ساٹھ ساٹھ ستر ستر برس کے بچے

ایک صاحب کو بڑھاپے میں شادیوں کا شوق تھا کسی نے پوچھا کہ اس کبر سنی میں بیاہ پر بیاہ کرنے سے کیا فائدہ فرمانے لگے جب میں سہرا باندھ کر دولھا بنتا ہوں تو مجھ پر جوانی قربان ہوتی معلوم ہوتی ہے اور جب میں نئی سسرال کے دروازے پر آ آ کر سنتا ہوں کہ دولھا آیا ہے تو میری عمر کی نیٹ مربع کے حساب سے بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے یہی حساب جشن جوبلی کے موقع پر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے مشاعروں میں تھا جسکی حالت کا اندازہ ذیل کی گفتگو سے ہو سکتا ہے۔

زبید۔ خدا کی پناہ اگر مشاعروں کی شرکت سے توبہ کرانی مقصود ہو تو ایسے ہی مشاعرے کرکے شاعروں کو بلایا جائے۔

خالد۔ جی نہیں وہ تو بعض اولڈ بوائز کی حرکت تھی

زبید۔ ماشاءاللہ اولڈ بھی اور بوائز بھی اس سے تو بیر تابالغ ہی کہیے۔

خالد۔ آخر آپ کو مخصوص شکایت اس سلسلے میں کیا ہے؟

زبید۔ یہ کہ اولڈ بوائز کی حیثیت سے وہ میزبان تھے اسلیے اُن کا فرض تھا کہ انتہائی معقولیت کے ساتھ مہمان نوازی کرتے اور شعرا کی اپنی تہذیب اپنی شائستگی اور اپنے اخلاق کا گرویدہ بناتے مگر اُنھوں نے اسکے برعکس تنی باتوں کا ثبوت دیا۔ نمبر۱ تہذیب اُنکے پاس ہو کر نہیں گئی ہے۔ نمبر۲ وہ شعر کو اسی طرح سنتے ہیں جیسے بین کو بھینس یہی دیکھ کر ایک شاعر نے سر مشاعرہ کہا تھا

"سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست"

نمبر۳ کیونکہ بار بار انھیں ہی کے مقتدر لوگوں نے سمجھایا اور انھیں کی یونیورسٹی کا قدیم اور معزز عہدہ دار اس مشاعرے کا صدر تھا اور معزز صدر کا شکر گزری۔ مگر ان حضرات کی بےخبری پر کچھ اثر نہیں پڑا نمبر۴ اُنھوں نے ثابت کیا کہ جس تہذیب اور تربیت پر قومی ترقی کا انحصار بتایا جاتا ہے اُسکا یہ نمونہ ہے جسکو گنوار سا گنوار بھی پسند نہیں کر سکتا۔

خالد۔ بات یہ ہے کہ انھیں شاعری سے دلچسپی نہیں تھی

زید - تو پھر انکی تشریف آوری کے معنی اسکے سوا کچھ ہو ہی نہیں سکتے کہ وہ قصداً یہ ثابت کرنے کے لیے آئے تھے کہ جن لوگوں نے اس جشن کے پروگرام میں خواہ مخواہ مشاعرے کو داخل کیا ہے وہ آیندہ کو سمجھ لیں کہ ہم اس جلسہ کے روادار نہیں ہیں اگر اب شاعر یہاں آئے تو ہم اس سے زیادہ ذلیل کرینگے عام اس سے کہ وہ ذلت ان سے زیادہ انکے بلانے والوں کو شرمندہ کرے۔

خالد - لیکن سوال یہ ہے کہ منتظمین اسوقت کیا کرسکتے تھے۔

زید - منتظم کا لفظ تو زبان سے نکالیے ہی نہیں ورنہ میں کہوں گا کہ تہذیب سے بدتر حالت انتظام کی ہے یعنی وہ تو اور منتظمین سے یہ بھی نہ ہوسکا کہ ایک شخص کو سوئچ کی حفاظت پر مقرر کردیتے جس سے انہیں یہ موقع نہ ملتا کہ روشنی کو جب چاہیں بند کردیں۔

خالد - اچھا اسکے سوا اور منتظمین کیا کرسکتے تھے۔

زید - کم سے کم شعرا کو عزت کے ساتھ غزلیں پڑھوانے کے لیے بیٹھنے کا انتظام کرتے وہاں تو شاعر غزل پڑھتے وقت ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ایک مجرم حاکم وقت کے سامنے عدالت کے ایک کونے میں کھڑا ہوا اپنے جرم کا اقبال کررہا ہے اور لونڈوں کی تالی اسکے پیچھے ہے۔

خالد - غرض یہ کہ اولڈ بوائز کتنے ہی تعلیم یافتہ ہوں کتنے ہی معزز عہدوں پر ہوں مگر پھر لڑکے ہیں۔

زید - اجی الغرض یہ تمام الزام صرف انھیں کے سر ہے اور یہ تمام بدتمیزیاں انھیں کی طرف سے عمل میں آئی ہوں تو میں پھر بھی کہوں گا کہ انھیں بچہ ناسمجھ کیوں نہ کہیے کیا کہ گو اولڈ بوائز ہی ہوں مگر ہیں لڑکے ہیں اور یا اسکو ملاحظہ کیجیے کہ یونیورسٹی کی گود میں ساٹھ ساٹھ سال ستر ستر برس کے بچے بھی موجود ہیں۔

# فوری اور مشترک ہولی

آج تک مشترک شاعری فی بعض اشاعت تھی - ہولی آیا کا بھلا ہو کہ یہ نیرنگی بھی دیکھ لی - حضرت استاد نے گھڑی سامنے رکھکر ایک مصرعہ دیا کہ اسپر ہم دونوں فکر کریں - جس مضمون کے اشعار لکھوانا تھے وہ مضمون بھی بتا دیا جیسے اب تو زور آزمائی شروع ہوگئی - دس منٹ میں آٹھ اشعار موزوں ہوچکے تھے کہ قطع کا




مرسلہ علیم الدین زبیری از دکن




نتیجہ = مرغی حرام

حکم ہوا جب غزل تیار ہوچکی فرمایا کہ اس ترکیب سے اودھ پنچ کے پلکوں میں تمہارا شمار ہوگیا ورنہ پسپا ہوئے رہ جاتے کیونکہ وقت ملیح نکل چکا ہے۔

## غزل

نقطۂ خون تنا ہے دل ناکام کی ہولی ‏— نشتر
کسی مفلس سے پوچھو گردش ایام کی ہولی
شفق پھولی جو خون گرم ہوپہنچا اڑکر گردوں پہ ‏— جانعالم
پرندے کھیلتے ہیں تیغ خون آشام کی ہولی

وہ دور ہی اور قزاقیسی کی ہولی رنگ لائیگی ‏— نشتر
کسی کا چور کردے گی سوادِ شام کی ہولی
مبت دقت ہوتی تا بجے ہیں ہولی کھیلنے رنگ ‏— نشتر
بس اب اندر رنگ دکھلاؤ نا تھو رام کی ہولی
عجب کیا ہے جو کھیلیں جاگ باہم ترک و برطانی ‏— جانعالم
مزہ دکھلائے گی وصل میں لیگ اقوام کی ہولی
نہ پہلے سے رہے چھکوے نہ پیسہ جیب میں باقی ‏— نشتر
لہذا اب ہمیں مرغوب ہے بے دام کی ہولی
یہاں جمہوریت ہوگی نہ ترک آئیں نہ فرماں ‏— جانعالم
عبث منہ دور جاتے ہیں خیال آمد ہولی
ہوئے گھونٹ پی پی کر رہے ہیں بنات
وہ دن آتا ہے جب کھیلینگے اپنے نام کی ہولی
غزل یہ مشترک ہے جان عالم اور نشتر ‏— نشتر
حقیقت میں ہے استاد کے الہام کی ہولی

واقف

نشتر جانعالم جانعالم تلمیذ حضرت ...

## غزل اور ہولی

حضرت پنچ - ہولی کا مہینہ ... بڑھاپا ڈھیلا - خیر کچھ تھوڑا سا ... غزل اور ہولی لکھ کر پانچوں سواروں میں داخل ہوگئے - اگر کشمیر کا دورہ اسوقت ہوتا تو سوجان ... زبان مستم جان کے حسن آتشیں سے آنکھیں سینکتے جوانی اور ہولی کا مزہ لوٹتے گھر آ ہے۔

مچائیں گے جو دھوم کھیلیں گے ایک رات کی ہولی
سکھائی ہے ہمیں غیروں نے باہم پھوٹ کی ہولی
... کریں ظالم نے خون ناحق کر کی ... لا
تلی کہتے ہیں صاحب کھیلتا ہے بوٹ کی ہولی
سکھاتے ہیں خواہ ... کے ... کی پچکاری
ہوا کرتی ہے جاڑوں ... لگی ... کی ہولی
... کھیلیں گے رنگ ...
کر ... کھیلتے ہیں ... کی ہولی

ہمیشہ اک نیا مقصد حد کا اس سے بر آیا | کبھی جو ہندو مسلم نے کھیلی چوٹ کی ہولی
کسی بیداں مگن کی بات پر نشتر نہیں کہیں | جو تقریروں سے کھیلو ہو ہمیشہ چوٹ کی ہولی

## ہولی

رل مل رہو سب بھائی | کرتا ہیں سندیس جلائی
میل ملاپ ہے جگ میں پیارہ | مان پڑے جہاں جائی
سیس نوائے رہیں سب بیری | بھارت کرے بڑائی
پھرے چھوں اور دو دائی
بھارت بھومی پریم کے کارن | سدا رہی سکھ دائی
بیر ودھا دیتا گو من سے | پریت کی جیبہ دوائی
بیجے آنند بدھائی
چوٹ پھٹ سب دیسیاں میں لکھو | بیری ہیں دکھ دائی
نیند سے جاگو نیند کے ماتو | یاد کرو چترائی
سیکھو دلیش بھلائی
کیوں ارتانے لکھو چادر | گہری نیند سے چھائی
نیا پڑی منجدھار میں نشتر | کون اب پار لگائی
ذرا بت دیت دکھائی | رل مل رہو سب بھائی

راقم ——— نشتر تلمیذ حضرت نیرنگ مظلوم جلالوی

## غزل چورنگی

(از جناب منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی)
(مشاعرہ محلہ بنجہ کی منعقدہ ۔ فروری ۱۹۳۳ء)

## (۱) ادب ضعیف

اردو زبان بتقضائے وقت نئی نئی نکتہ ہی تخلیق وچپ ہم دعا کرتے ہیں اسکی بنوٹ کو پلٹ دیتے ہیں اب پرانی ہو گئی جس زمانے میں یاد شہ میر میر تقی میر کی کھلائی زندہ تھی یہ زبان بولی جاتی تھی لہذا اسے ادب ضعیف کہنا زیادہ مناسب ہے۔

میرے تئیں مت روکو ابال اسکی اور کو جانے دو | دل کی اپنے پھ کہانی میں لبرے کہا آنے دو
بنگے رو نہ اسکی گلی کے سو سو بیر سے کرتا ہوں | دل کی لگی کو وہ کیا سمجھے ناصح کو سمجھانے دو
عشق میں تری دوری کی آج ہے تی منتا ہوں | جوش جنوں ہے بارہ پرہم مت روکو جانے دو
بھانکے بس چپکا رہ کر کے تو تنے ان نے | عاشق کا دل کے ٹکڑے دوڑاتے ہیں دو سے دو
نقش نگیں گھر واں سے گلشن میں ٹھہرو نہیں | جاؤ اگر ہو کرنے تماشا اسکے کے تک جانے دو
کیا دیکھو آکا پیچھا نقش کے گلزار میں جا | کیدم اس حشیم وردی کی تیغ تے میل کھانے دو

دل کی کلی مرجھائی ہوئی ہے جسکی گرہ میں دم نہیں
اسکی تئیں کیا؟ فصل بہار آئی ہے چمن میں آنے دو

## (۲) ادب کثیف

پھر وہ زمانہ آیا کہ ضلع جگت پر لگ اعار رہے ہیرلوں میں نازک بدن کی تلاش

---

ایک نادر تحفہ | ایک شہرۂ آفاق

مرحوم عظیم ولیعہد حضرت شری گرو نانک صاحب کی مشہور و معروف تصنیف

## شری جپ جی صاحب کا منظوم اردو ترجمہ

فدائے ملت مولانا سید حبیب ایڈیٹر سیاست نے عام فہم سلیس اردو نظم میں ترجمہ کیا سلاست زبان شاعری کے لحاظ سے ترجمہ پر ہندوستان اور دوستوں کا نے ہر قسم کی تحسین کی مہاراجہ کی دادو نائندہ وجماعت شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر نے پانچسو نسخے خرید کر اس بات کا ثبوت دیا کہ کتاب مذکور اپنے خواص کے لحاظ سے ایک نادر ترین تحفہ ہے۔

ہز ہائنس شری حضور مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ نے پانچسو روپیہ کا گرانقدر انعام فاضل مصنف کو عطا فرمایا اور پانچسو نسخہ کتابیں خرید فرمائیں اور ریاست کے تعلیمی نصاب میں کتاب کو داخل کرنے کے احکام صادر فرمائے۔

فخر قوم سردار سرود ل سنگھ کو یشر سردار دھرم سنگھ برولی بھائی سرجن سنگھ بیس یا گردوارں نے لشارہ الفاظ میں اظہار خوشنودی کیا۔ تمام انگریزی اردو گورمکھی اخبارات نے حسن الفاظ ریویو کے کتاب مذکور نہایت بیش بہا تحفہ ہے گورو بابا نانک اور مولانا سید حبیب کے قولی ہیں ہیں قیمت صرف ۸ عہ ایک روپیہ مع محصولڈاک پنجاب کے مشہور شہروں کے بکسٹ فروخت ہوتی ہے یا بذریعہ وی پی ہم سے طلب کریں۔

**عطا برادرس تاجران کتب بیرون دہلی دروازہ لاہور**

---

## عربی پڑھنا آسان ہوگیا

### تحفۂ رضیہ

یہ ایک کتاب ہے جسکو عربی پڑھنے کی کبھی خیال کرنا چاہئے گھر بیٹھے عربی بول چال سیکھ لیجئے۔ بڑے بڑے علماء نے اسکی تعریف کی ہے کاغذ بہترین لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت علاوہ محصول صرف عہ تاجروں کے ساتھ خاص رعایت۔

**حقیقت بک ایجنسی لکھنؤ**

---

پچیس سالہ تجربہ کے بعد

## الجریان

جریان سے جنگ

دوا۔۔۔ کو گاڑھا کرتی ہے اور احتلام کی شکایت کو دور کرکے دل اور دماغ پھیپھڑوں اور معدہ کو طاقت بخشتی اور خون صالح پیدا کرتی ہے۔

**قیمت** ۲ تولہ خوراک عہ

**مفت** سعید خلائق جنتری ۱۹۳۳ء سعد خان رکھو ۔ طلب کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔

ناظم مطب | جناب حکیم محمود علیخاں صاحب ماہر
منیجر مطب | اکبر آبادی۔ محلہ فراشخانہ دہلی

---

## شمس و قمر

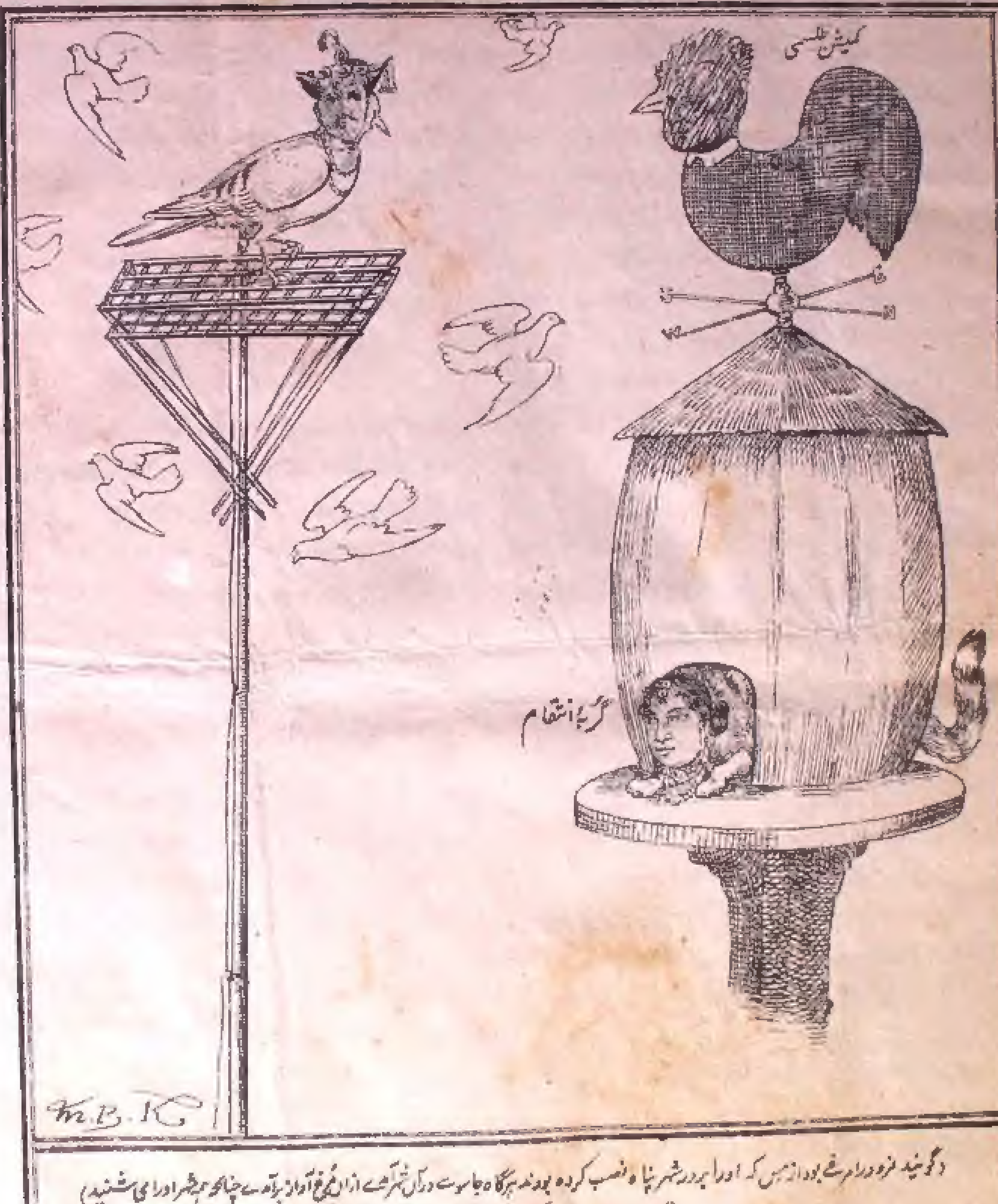
میں ماہران فن کیمیا کا تجربہ شدہ و حیرت انگیز چشم دو ہیرو دند کے نسخہ درج ہیں ایسا کامیابی کہ نادر خاکروبی علاوہ انعام رشتہ نیا ہوگا معمولی ادویات سے بہ آسانی کامیابی قیمت مع محصول دو روپیہ چار آنہ (۲ عہ)

**حسن یوسف در عملیات** } دو مرتبہ کثیر تعداد میں طبع ہو چکی ہے ایک ایسی جڑی کا اظہار جس سے انسان اور عورتوں کی نظر سے غائب ہو جائے اسکا مقام جائے پیدائش وغیرہ درست نسب ست و ترکیب جادو ترکیب سے بندہ محبت بنانے کے علاوہ دوسری ترکیب عمل سے ہزاروں بہ مرد بار ہو گئے اور بہ پریشانی کا وظیفہ مجرب کر آسانی تامی کر لینا ترکیب کسی ایک کتاب کو دیکھ لیجئے۔ قیمت مع محصول ۱۲؍

**طب نفیس**۔ تمام امراض کا مکمل علاج بیسری معہ آسٹ دستان کے علاوہ ایرانی کامل اور نسخے کمیں بیتر ل سے آپ کسی ایک نسخہ ترکیب سے بیسیوں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں قیمت مع محصول ۱۲؍

**شفیق طب** } ہر قسم کی مکمل علاج کشتہ جات جڑی بوٹیاں اور ایک نسخہ سالانہ روپیہ دار نہ کا درج ہے قیمت مع محصول ۱۲؍ پتہ ذیل سے منگائیے۔

**مولوی ڈاکٹر سید حکیم محمود الحسن صاحب طبیب**
**سرکار نظام سلوانی ریاست بھوپال**




(گویند نزد رام مرغے بود از مس کہ او را بر در شہر پناہ نصب کردہ بودند ہرگاہ جاسوسے در آں شہر آمدے از آں مرغ آواز برآمدے چنانکہ ہر شہر او را می شنید)

بلی ڈھابلی میں۔ کبوتر چھتری پر!

بلی:- میاؤں۔
کبوتر:- غٹرغوں۔

تلاش ہونے لگی۔ یہ دوسرا دور تھا اسوقت شاعر یاں امانت سے ہمکلام ہے۔

رشک قمر کو آب چاہ باغ سے تم نہلانے دو
پیڑ اسی سے پینچو ہر گل مہتابی بن جانے دو

عاشق دامن میں صحرا کے جاکے گریباں پھاڑینگے
چولی سلنے کی انگیا کی انگی جوانی آنے دو

پیر مغاں کے سر پہ سایہ ہلال پیری کا رہتا ہے
ہکی گواہی دینے آئے تو اور سیانے دو

زلفوں کی ہمرنگی انکے جوبن پر لہرائے گی
باندھ کے جوڑے کی آوی محفل میں انکو آنے دو

آب رواں کا ہم سندی پٹا انکے پے ہنوائیں گے
شل حباب اس بحر ادا کو بھرے آنکھ چھوانے دو

زلف بنانے دو بیٹھے مشاطہ سے کیا کیا کہیے
لوٹ کے گھر میں پہنچیں کنگھی کے دندانے دو

لیٹا رہ جانا اسی آنکھیں کھولے وہ منہ رو شب بھر
ایک شنی اس نے نہ میری گو میں نے کہے کہانے دو

## (۳) ادب لطیف

رفتہ رفتہ ضعیفی وکثافت کا کھٹی...... چلتی ہوئی اب لطافت بے معنی کا ستارہ چمکا۔ بیان اطلاق انشا صحت ترکیب کا حصول کوئی نہیں پالتا۔ عریاں لطافت اور برہنہ حقیقت سے اور ننگی بوچی سین سینری سے بحث ہے۔

جوش شباب آنکھ میں آنکھوں کے پیمانے دو
سیمابی ساغر میں بوند شبنم کو چھلکانے دو

دیکھ کے شبنم کی جو رانی غنچے تبسم پاش ہوئے
صحن چمن میں بیچ کی انگلی کا ٹھونگو مٹکانے دو

جوش تبسم کلی کا وہ شور تخیل بلبل کا
غور سے دیکھو ابر میں آتے ہیں نظر دیوانے دو

ڈھکے لبوں پہ بٹریاں ہو کر جبکہ نظم رقص کرے
ہرج نہیں کا ہونگے پہ سے چھٹ جائیں چھٹ جانے دو

دامن کی دوشیزہ لڑکی بھورے بھورے بال لیے
ترس کر گئی صحن چمن میں فصل بہاری آنے دو

دیکھ کے سنسناہٹ ہوا کی شیر ترنم خیز ہوے
آہوے لرزاں کہہ کر جاگے کہ جان بچانے دو

کیف تھا ئے مستغنی ہے جوش انانیت میں غرق
قلزم رنگ وبو پہ سیل ل کو غوطے کھانے دو

ساغر حی مستانہ ہوا نے بحر میں اک طوفان اٹھا
جوش جنوں موجوں کو ہوا ساحل سے ٹکرانے دو

اس پیمانے کی مے اردو صوت کی ہے تلخ شراب
دسکو پی کے ساعت کا جی متلائے متلانے دو

## (۴) ادب ظریف

مگر ظرافت کا بھی ہر رنگ میں چلتا ہے۔ بس شاعر اپنا رنگ اختیار کرتا ہے۔ وہو المقصود

ہم کو اڑانے دو لنگوٹے نہ کر بیچ لڑانے دو
سر پر فلاکت منڈلاتی ہے ہرج نہیں منڈلانے دو

فیشن کا یہ حکم ہے عورت مرد بھی پٹے رکھ لے
مرد زنانی شکل بنائیں داڑھی مونچھ منڈانے دو

خیر کی دیکھا دیکھی تم سے چار آنکھیں کیا خاک کریں
چاہیے سب اک اندھا عاشق ہو جاہے کانے دو

قیس کی یاد فرہاد میں آخر کو تنہا تھا سر تھا کو یہ
گھس پل کر ہر ایک غزل میں آتے ہیں دیوانے دو

کھینچے کھینچے پھر ناگون باندھ کے بدل عاشق کی
منت کی بنجانے کی تیغ زلفوں کو بل کھانے دو

مرد کی صورت ایک سی ہو اور ایک سی عورت کا چہرہ
ہر آتش پر ہیں کچھ جلوہ نما پہچانے دو

سنگدلی کی حد ہے کوئی مردوں پر غصہ کیسا
مار کے ٹھوکر سنگ لحد پر لنگڑائیں لنگڑانے دو

کوئی سمجھا اذن دیا اور کوئی یہ سمجھا منع کیا
حکم دیا در پاس کرو سنے روکو شان کو آنے دو

ناک پکڑ کر شملہ رخ کی کھینچ کے کہنا ٹھہرو تو
یہ ہے جب شان حسن کی ٹھیک دسکو ذرا کسانے دو

صدہا دل انکھیوں صورت انکی طروں میں چھپتے ہیں
دل کا بھونا بجھ جائے گا زلفوں کو سلجھانے دو

بلبل کی صورت منہ میں کیا ہو بچہ بچہ جب بے کیے
ٹیسو بہار جگر داغ لگا ابکی دوسرا آنے دو

ہاتھی گھوڑا منگے نہیں ہم شالی رومال منگے نہیں
آل خروانہ منگے نہیں ایک آنہ یا دو آنے دو

دیگے صد عشاق کو ڈنڈے پیچے والی چیل جھپٹے
پنی نظر کی چیل کو دل کی بوٹی پر منڈلانے دو

یار کے کوچہ کی ہے رونق ایک فقط انکے دم سے
بھیڑوں ناچنے کا نقل میں بسمل کو مرجانے دو

جنگل ہی جو جی جیل پیاسا کاٹے بیٹھا پانی سے
دشت کے سب بیزار کہیں گے جام لبو لو آنے دو

نقل بھریں صد اسبق تا عشق تا تشنگی ناچیں گے
ناچ کھلاڑی رہتے تھا قاتل کو فرمانے دو

خالی خولی واہ واہ کی کیا حاصل ہیں سے بجائے ظرافت
جسکا شعر پسند آئے نئی شعر سے روا آنے دو

---

# موسمی ترانہ

گھر پھونک تماشا عالم کو دیکھا دو کہائیں ہوتی ہیں
ٹھہرے کو لگائیں کیوں منہ سے لگتا ہی کم تریں ہی ہیں

گر تیل کا بجا دیں بھی تو بھی اندر کرے گھٹے نہیں
بچوں کے لیے کیا مزا جن پکوان پکائیں ہوتی ہیں

پھر اپنی اپنی ڈفلی ہے پھر اپنا اپنا راگ رہی
کس برتے پہ ہم مل کے ترنگ بجائیں گی ہیں

کہہ تاک دھنا دھن کا بھی سال لفظے پہ ہوا تھی
رنڈی تو میسر کیا ہوگی ہجڑے ہی نچائیں ہوتی ہیں

دروازہ پہ لالہ جی سنکیں نہ جن گھر کی کہیں خوب
اک گھر میں لالہ ہی پی کر منگا پھر کہائیں ہوتی ہیں

تھر ہوں موسم کے دھندے کیا گو زشتر ہو جائیں گے
تم ہم کو لگا دو جاتی سے ہم تم کو لگائیں ہوتی ہیں

سورج کی چو چیا کافی ہے امید کی گی نہ بی ہے
بے دم کے جنیں کیسے بے دم کی پیٹ پچائیں گی ہیں

اب جیل ہو یا پھانسی ہو ہیں جی کی آرزو ہے
منہ چوم لیں ہم اس کا تڑکا اور آگ لگائیں کی ہیں

کیا لطف ہے آپا دھاپی میں کیا قاعدہ اقتا پانی
اب سیدھی طرح سے گئی کا لا.... کہ دہائیں گی ہیں

پھرتے ہیں اکڑ کر بیتابی کرتے اب کا کوئی مہرہ نہیں
تسخیر کا کاجل آنکھوں میں ہمیں گھورئیں ہوتی ہیں

بوسہ بسی گالی ہی ہاسی ٹوٹے تو طلسم خاموشی
جو کچھ ہوا نہیں دنیا دیں پاؤں دعا نہ لگائیں کی کیا

باز آئے ہم ایسے جلسوں سے سرشار کرو انصاف ذرا
کسطرح بھلا انساں ہوگا کر شاشہ سے نمائیں ہوتی گیا

الراقم — سرشار کسمنڈوی از سیوہ

---

## مولانا پنچ کی نوٹ بک

### کیمیائی ملمع اور مسئلۂ طلاق

خدا بخشے جب مسلمانوں کی سلطنت تھی تو عدالت شرعی میں قاضی صاحب زن و شوہر میں فراق کا حکم دیتے تھے۔ اور اگر شوہر صاحب ٹال جاتے تھے اور خلع کی چسنی منہ میں دے کے غریب عورت اپنا پیچھا چھڑا لیتی تھی۔ صیغۂ نکاح میں ایجاب ہوتا ہے عورت کی طرف سے۔ قبول ہوتا ہے مرد کی جانب سے۔ اس لیے شمشیر طلاق کی تکمیل مرد کے ہاتھ میں دی گئی ہے۔ اب ترکوں نے مغربی غیر الہامی قوانین کے نیچے تحریک (؟) کر کے گویا میں اسلامی قواعد کا لوہا پہلے گھسا ہے کہ یورپی تہذیب کا نقرئی ملمع اس پر چڑھ جائے۔ اور لو ہے کی کونسل ظاہر بین نگاہوں کو بیدار ہونچا نے بیٹھے انھوں نے ایک ایسا ضابطہ ترتیب دیا ہے جس سے خانم صاحب بالکل آزاد ہوگئی ہیں جب چاہیں ٹھینگا خاوند کے منھ کو جھلسا لگائیں اور میکا آباد فرمائیں۔ یہ زمانے کا انقلاب ہے۔ دیکھ لیجیے گا وہ وقت بھی جلد آنے والا ہے کہ تعلیق اولاد اپنے باپ کو قانون کے ذریعے سے عاق کر دینے پر قادر ہو جائے گی۔ یا دانے نوری آنکھیں نیلی پیلی کیں اور صاحبزادے نے جھٹ دعوے بابت عاق کرنے پدر نابکار کے دائر کر دیا۔

ترکی کیبنٹ اسلامی قلمرو کی تکمیل و تصفیہ میں اچھی مہارت رکھتے ہیں۔ ایک آنچ کی کسر کبھی نہیں رہتی۔

---

### الصدق بالصدق والغدر بالغدر

یہ ایک نئے "سورہ" کی آیت ہے جو مجلس آئین ساز بنگال میں دوسری گورنمنٹ نازل ہوگئی۔ اور اپنے نزول کا نوٹس سات دن پہلے نہیں دیا۔

منقول ہے کہ ایک رزولیوشن کسی سوراجی ممبر نے پیش کیا۔ رزولیوشن کا مقصد یہ تھا کہ کونسل میں باعتبار تعداد مختلف فرقوں کے دکلاء تو ہی لیے جائیں جن فرقوں نے تتا کھوا دتنا سلوا (نکاح کرو اور نسل بڑھاؤ) پر اس شدت کے ساتھ عمل نہیں کیا ہے کہ بچوں کی ریل پیل حشرات الارض سے بازی لے جائے وہ اس رزولیوشن پر گرنگ منانے خصوصاً پیغمبر اعظم حضرت جلی محمد زید کی کیا سے ایک ہی نہیں خصوص ہو جانے وہ درہم برہم ہوا انتشار۔ دوسرے ممبر صاحب نے ایک ترمیم اس غرض سے فرمائی کہ تاپاتی نہ بڑھے اور مطلب حل آئے۔ ترمیم کا ایک منٹ قبل نوٹس دینا چاہیے تھا مگر صدر صاحب نے اپنے ذاتی اختیار سے ترمیم پر بحث کی اجازت دے دی اور قواعد کی دفعہ ۲ دلیل دعوے میں پیش کی۔ اس پر بات بڑھ گئی۔ اور آیت غدر آنت کی طرح اوپر سے نیچے اتر آئی۔ رتی د فعہ شروع ہو گیا۔ مولوی غزنوی صاحب کا مطلب یہ تھا کہ دفعہ ۲ میں جو فیصلہ صدر کر دیا گیا ہے وہ مبنی بر انصاف نہیں ہے۔ اور صدر صاحب کبھے مجھ کو جابر بنایا۔ صدر صاحب نے تین دفعہ ارشاد کیا کہ زبان سے نکلی ہوئی بات پھر تہذیب کیمیائی کے عمل سے واپس لی جائے مگر مولوی صاحب راضی نہ ہوئے چنانچہ انھیں حکم سنا دیا گیا کہ کونسل سے چلتا دھندا کیجیے۔ مولوی صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ شرم شرم کی آوازیں بلند ہوئیں۔

آپ جانتے ہولی ہے قریب اور ثانی حاضرت کا دور بھی ہے۔ لوگوں نے جو دیکھا کہ صدر صاحب برامان گئے تو لگے چلانے شرم شرم شرم دیکھیے برزبان پنچ بلا پنچ گیا) اور بے کا ٹل ٹوٹ گیا۔ کالی رچوں کا دور بھٹ گیا۔ لوطا گیا۔ حاضری دو جعفر کی صدر صاحب تہذیب کیمیائی پینے واپسی کلمات کی ہدایت فرمانے اور انکاری گردن بلند کھنچے کے بعد نکل جانے کا مجرب نسخہ استعمال فرماتے رہے مگر اتنا ہم بھی کہیں گے کہ فقرہ ایک سے ایک حیثیت رہا جابرانہ اختیار" عطلانہ کارروائی بنا جسکا بازاری ٹھیٹھ ترجمہ ہے دھندا یا کارخانہ اور عطلانہ کارروائی پر مستزاد ہوا "غیر عاقلانہ" جسے بطریق ثبت "پاگل پن" کہتے ہیں۔

اس کارروائی کے بعد سوراجی اور نیشنلسٹ ممبر لائبریری میں ایک جا ہوئے اور جنھوں نے مل کر جناب صدر کی برطرفی کا پراز غدر رزولیوشن کونسل میں پیش ہونے کے لیے بھیج دیا انا للہ۔ صدق بالصدق والغدر بالغدر بس

سید انشاؔ نے ایسے ہی عمل پر یہ شعر نظم کیا تھا ؎

جسکی صورت کو پچک کے سب مجاویں
چاہیے نرم ہیں جو صدر نہیں ایسا شخص

---

### المختصرات

ہندوستانی ریاستوں کا ستارہ ابھی گردش میں ہے۔ قیس اندور پیلی اور قیسر کی زلف مسلسل میں الجھا جھولے جھلا جھولے ساون اس کربلا پھوٹے کرتے پھرتے ہیں۔ ان سے قبل مہاراجہ نابھا شاہی چھوڑ کر کے اختیار رکھے اب سنتے ہیں مہاراجہ دھولپور کی رعایا باغی ہو کے دھول جھپٹ پر آمادہ ہوگئی اور ساگر کو سوچی کہ پہلی یہی ہے ریاستوں کی روح پکار پکار کے کہہ رہی ہے ؎

جوریوں ہی مرد و زن آوارہ وحشی رہیگی
تو کہاں تک ایک نگوڑی رہے گی

ایران میں بقول بھبھی ہمتوں کے نیا سنجاوں چیزیں نکلتی چلی آتی ہیں۔ تیل۔ گندھک۔ کوئلہ۔ سونا۔ فیروزہ توہت سے معلوم تھا اب الماس کی کان بھی دریافت ہوگئی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کان کا ہیرا افریقہ کی کان سے بھی اعلیٰ ہے۔ دیکھیے اس ہیرے کی کان کا حال سن کے کون کون جانکنی میں مبتلا ہوتا ہے۔

ہمارے پنڈت مالوی جی نے بھی بلا کی چنچل طبیعت پائی ہے نچلے بیٹھنا جانتے ہی نہیں۔ مہاتما گاندھی کے تجاویز اتحاد و اتفاق میں آپ ہی نے اڑنگا لگایا۔ خیر اتحاد و اتفاق تو آپ پر تیل مالش ہو گیا اب آپ ایک نئی جماعت پیدا کرنا چاہتے ہیں جو ایک آئینہ خانہ کی طرح پنڈت جی کی صورت ہر طرف سے دکھائے یعنی دور دیکھو تو کوئی اور معلوم ہو اور قریب سے دیکھو تو ہو بہو مالوی جی دکھائی دیں۔ واقعی سوا آئینہ خانہ کے مالوی کی دنیٰ غرض کی تھا اور ملنا ممکن نہیں۔

آؤ آئینہ خانہ میں تم کو ہم دکھا دیں تمھاری صورت کے

دفاوات حضرت بجنور ہوا کی رتباعت ۔ انا للہ کے وہم سے وابستہ ہے لہٰذا بقیہ مضمون سر بہ تحقیق ہے مطابق حیثیت اب لائق ہوا ہے۔ حضرت بابو کا جواب

## شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کردی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب [illegible] فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا علاوہ خاص حالتوں کے [illegible] پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ





## سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے منگائیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۔۔۔۔۔۔۔ [illegible] ٹکٹ بھیجئے یا وی پی اور منی آرڈر جلد بھیجئے۔

[illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

# برائے اشتہار جگہ خالی ہے

محمد احمد خاں صاحب
کتب خانہ سرکار
ریاست رامپور
Ramp

# مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

## طلوائے مغز گنجشک

بدرجہ ہی مقوی بدن و عضو خاص دماغ مصفیٰ
اعضائے رئیسہ و اعصاب کو طاقت پہنچانے میں
اور بیس مثانہ معدہ وجگر کو حالت عظیم پیدا
کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے
جسکی تعریف حد بیت سے باہر ہے ایک
جلیل القدر طبیب کا قول ادویہ کے شعر میں
نظم کیا گیا ہے اگر اس مقصود کے بعد دنیا میں
کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے۔ مفلوج ہے
سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے
قیمت فی بکس ۲۰ خوراک
چھ روپیہ (للعہ)

## ماء اللحم عنبری دوآتشہ خاص الخاص

ماء اللحم نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے
وہ نسخہ ہے جسکی سارے ہندوستان میں شہرت ہے
پہلے صرف راجگان و والیان ملک کے لیے تیار ہوتا تھا
اب دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس
کو بھی نفع پہونچے نہایت قیمتی اور نادر ادویات سے
مثل مشک و عنبر تازہ میوہ وں کے افشردوں سے
تیار کیا گیا ہے مقوی اعضائے رئیسہ ہاضم طعام
رنگ رخسار سرخ و سفید کرنے والی۔ کمزوری کو دور
کرنے والا کا سرونج۔ بواسیر میں مفید۔ گردہ
و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردمی
کو بڑھانے والا اور ممسک ہے رقت و سرعت
وغیرہ کو دور کرتا ہے۔
فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)
تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس ہدیۃً مفت

## طلائے مسیحی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے کسی ہوئی طاقت
کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے
اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسرے سے صحبت
فطرت فعل کی بے حد رگیں خراب ہو گئی
ہوں انکے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ تھوڑے
عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ جو لوگ مایوس
ہیں ان کی امید کو برلاتا ہے اور عضو کی سستی
میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی
طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر
ہے۔
قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (عہ)

## حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت ودوائی پیدا کرنے کی ایک بے نظیر
جسکا مثل دنیا میں مشکل سے ہو قوت مردمی کے
اضافہ کرنے میں بے نظیر ہے خون کو بڑھاتی اور
حرارت اصلی میں ہیجان پیدا کرتی ہے جسم کی حرارت
اور وقت کی خرابی کی کثرت کو دور کرتی ہے مایوس
مرد مایوس کی امید کو بدلتی ہے بوڑھوں کو
لذت شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی
پیدا کرتی ہے آجتک سیکڑوں نامراد اور بہت
سے لوگ اس سے صحت یاب ہوچکے
ہیں۔ اگر قاعدہ طریقہ پر پوری مدت
استعمال کی جائے تو قوت، ممسک ہے
بھی خاص فروغ ہو۔
قیمت فی بکس ۴۰ خوراک
ڈاک پانچ روپیہ (صہ)

## ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت خط و کتابت کے حوالہ ضرور دیجیے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

# معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قاعدے سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ اصال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے
اساتذۂ فن کے علم سینہ
کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اصل انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر لگے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جوکہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت جلد اول للعہ قیمت جلد دوم صہ
محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ